

اور وہیں وفات پائی۔

خفائی : لفظی معنی چھپا ہوا اور پوشیدہ، یعنی جو شہرت سے محروم ہو۔
 شرح : اے غالب ! میں خفائی ہونے کے باوجود ظہوری کی ٹکڑی کا ہوں
 میرے دعوے پر دلیل یہ ہے کہ مجھے شہرت حاصل نہیں۔
 چونکہ میں مشہور نہیں، اس لیے ظہوری کے مقابلے میں مجھے خفائی کہنا چاہیے،
 لیکن مشہور نہ ہونے کے باوجود میں ظہوری کا مد مقابل ہوں۔
 ”ظہور“ اور ”خفا“ نیز ظہوری اور خفائی کا تقابل بالکل واضح ہے۔

۱۔ لغات۔

حُسنِ طلب : کوئی چیز
 اچھے طریقے پر طلب کرنا۔

ستمِ ایجاد : وہ محبوب،
 جو ظلم و ستم کے نئے نئے طریقے
 نکالتا ہے۔

شرح : اے

ظلم و ستم کے نئے نئے طریقے
 نکالنے والے محبوب ! اگر
 میں آہ و فغاں کرتا ہوں تو
 اس سے تیرے ظلم و ستم
 کی شکایت مقصود نہیں، بلکہ

یہ تو حسنِ طلب ہے۔ میرا
 مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ تجھ

نالہ، جزِ حُسنِ طلب، اے ستمِ ایجاد ! نہیں
 ہے تقاضاے جفا، شکوہ بیداد نہیں
 عشق و مزدوریِ عشرت گہ خسرو، کیا خوب
 ہم کو تسلیم نکو نامی فرما د نہ سیر

کم نہیں وہ بھی خرابی میں، پہ وسعت معلو
 دشت میں ہے مجھے وہ عیش کہ گھر یاد نہیں
 اہلِ مینش کو ہے طوفانِ حوادث، مکتہ
 لطمہ موج کم از سیلی استاد نہیں

و اے ! محرومیِ تسلیم و بدا ! حال و

حالت ! کہ سمجھ طاقت و زبانت